نمبر ۳۲ | مورخہ ۲۳- اکتوبر سنہ ۱۹۲۳ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۲ | جلد ۱۱

فتنہ ارتداد پر کاری ضرب

موضع آنور کے دو صد مرتد تائب ہو گئے
احمدی مبلغین کی تبلیغی کوششوں کے شاندار نتائج

احمدیہ دار التبلیغ آگرہ ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۹۲۳ء - جناب صوفی محمد ابراہیم صاحب - بی - ایس - سی - انسپکٹر احمدی مجاہدین ضلع متھرا بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں - الحمد للہ موضع آنور کے قریباً دو صد ملکانے ارتداد سے تائب ہو کر جناب چودہری فتح محمد خاں صاحب سیال - ایم - اے - امیر احمدی وفد المجاہدین قادیان کے ہاتھ پر ۱۷ اور ۱۸ اکتوبر کو دوبارہ مشرف باسلام ہوئے ٭

یہ گاؤں جو ضلع متھرا میں سب سے پہلے مرتد ہوا تھا - شدھی والوں کی مساعی کا مرکز تھا اس لئے یہاں کے لوگوں کی اسلام میں واپسی جو احمدی مجاہدین کی انتھک اور مسلسل کوششوں سے ظہور میں آئی ہے - خدا کے فضل سے شدھی کی تحریک پر ایک کاری ضرب ثابت ہوئی - مسلمان ہونیوالوں کے اس موقع پر فوٹو بھی لئے گئے ہیں ٭

مدینۃ المسیح

۱۷ ار تاریخ کالجوں کے طلباء نے جن کی آمد کے متعلق گذشتہ پرچہ میں اطلاع دی گئی تھی - ہائی سکول کے ہال میں ایک ٹی پارٹی دی - جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تقریر فرمائی - بعد ازاں حضور سے فرداً فرداً طلباء کا انٹروڈیوس کرایا گیا - اور حضور نے ان سے گفتگو فرمائی -

۱۸ ار تاریخ طلباء مدرسہ احمدیہ نے میاں محمد امین صاحب مجاہد بخارا کو ٹی پارٹی دی اور ایڈریس پیش کیا - اس موقع پر بھی حضرت خلیفۃ المسیح نے تقریر فرمائی ٭

۱۹ ار تاریخ صبح کو ہائی سکول کے بورڈر طلباء نے اور بعد مغرب مسلم گروپ کے طلباء نے خانصاحب موصوف کو ٹی پارٹی دی - اور ایڈریس پیش کیا - جسکے جواب میں خانصاحب

امریکہ میں تبلیغ اسلام

نومسلمین ہفتہ زیر رپورٹ میں ۸ کس مشرف باسلام ہو کر داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ اللہ تعالےٰ استقامت دے۔ ایک شخص سے میں نے کہا کہ اچھی طرح سے دیکھ بھال لو۔ اور پوری تحقیقات کے بعد اگر تمہیں یقین ہو کہ اسلام سچا مذہب ہے۔ تو قبول کرو۔ وہ کہنے لگا۔ میں غور کر چکا ہوں۔ اب میں انتظار نہیں کر سکتا۔

ہندوستانی نوجوان توجہ کریں ہندوستان کے نوجوان جو سیاسی تحریکوں میں پڑ کر اپنی عمریں ضایع کر رہے ہیں۔ کیا ہی بہتر ہو۔ کہ وہ امریکہ میں آکر ان علوم میں کمال پیدا کریں۔ جن کی بدولت یہ ممالک آج کل دنیاوی طور پر شاہ راہ ترقی پر گامزن ہیں۔ دنیا کے تمام ممالک میں سے میرے خیال میں امریکہ ایک ایسا ملک ہے۔ جس میں ایک طالب علم اپنا گذارہ آپ کر سکتا ہے۔ یورپ کے ممالک میں یہ حالت نہیں اگر طالب علم باقاعدہ پاسپورٹ حاصل کر کے بغرض تعلیم اس ملک میں آئیں۔ تو علاوہ جہاز کے کرایہ کے صرف پچاس ڈالر ان کے پاس ہونے چاہئیں۔ لیکن ریل کا کرایہ اس کے علاوہ ہے۔ مثلاً ایک شخص اگر نیویارک اترتا ہے۔ اور شکاگو آنا چاہتا ہے۔ تو اس کے پاس علاوہ پچاس ڈالر کے۔ ۲۵ ڈالر اور بھی چاہئیں۔ اور اگر وہ سین فرین سسکو میں اترے۔ اور شکاگو آنا چاہے تو ایک صد ڈالر ریل کا کرایہ علاوہ پچاس ڈالروں کے۔ نوجوان اگر علو ہمتی سے کام لیں۔ تو ایسا بھی ممکن ہے۔ کہ جہاز کی ملازمت کر کے آسکتے ہیں۔ یا جہاز والوں سے سمجھوتہ کر کے اور تھوڑا سا کام کر دینے پر شاید کرایہ میں کچھ کفایت ہو سکتی ہے۔ اگرچہ یہ کام مشکل ہو گا۔ لیکن جو قومیں ترقی کرنا چاہتی ہیں۔ ان کے نوجوانوں میں علو ہمتی۔ محنت و مشقت کی عادت اور ہاتھ سے کام کرنے میں کوئی عار نہیں ہونی چاہیئے۔ یہاں بعض طالب علم ہیں۔ جو کام کرتے ہیں۔ اور جب روپیہ کما لیتے ہیں۔ تو یونیورسٹی کا ایک کورس لے لیتے ہیں۔ اس کا امتحان دے کر پھر کام میں لگ جاتے ہیں۔ پھر دوسرا کورس لے لیتے ہیں۔ یہاں اس طرح تعلیم میں آسانی ہے۔ گو مشکلات بھی ہیں۔ لیکن مشکلات کے بغیر اولوالعزمی بھی پیدا نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی حاصل کی ہوئی چیز کا مزہ آتا ہے۔ یہ میں نے ان کے لئے لکھا ہے۔ جن کے والدین امیر نہیں ہیں۔ بعض نوجوان موقع نہیں پاتے۔ جس کی وجہ ناداری ہوتی ہے۔ لیکن یہاں وہ موقع میسر ہیں۔ پاسپورٹ بہرحال باقاعدہ حاصل کر لینا ضروری ہے۔ جس میں غرض تعلیم درج ہو۔ (۳ ستمبر)

نومسلمین اس ہفتہ خدا کے فضل سے ۷ کس مشرف باسلام ہو کر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ان میں سے تین شخص شیخ احمد دین صاحب جن کے سپرد St Louis کی شاخ ہے کی کوشش کا نتیجہ ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور بیش از بیش خدمات کا موقعہ دے۔ نومسلمین کے امریکن اور اسلامی نام حسب ذیل ہیں:-

اسلامی نام	امریکن نام
حوا	Mrs. Yoonne Angers
حبیبہ	Miss. Dirthy Rhamsing
سلیمہ	Miss. Eleauer Rhamsing
کریم	Mr. Alphanzo
ولیداد	Mr. William Wilson
الف دین	Mr. Alpeet Wilson
طلحہ	Mr. G. H. Fox

احمدی نوجوانوں سے خطاب گذشتہ رپورٹ میں میں عرض کر چکا ہوں۔ کہ ہندوستان کے نوجوانوں کو چاہیئے۔ کہ امریکہ میں آئیں۔ اور صنعت و حرفت اور علم حاصل کریں۔ اس رپورٹ میں میں خاص طور پر احمدی نوجوانوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ جن کی صحت اچھی ہو۔ اور ہاتھ سے کام کرنے اور روزی کمانے کو عار نہ سمجھتے ہوں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ وہ اس ملک میں آئیں۔ محنت مزدوری کر کے بھی یہاں لوگ تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں اور کرتے ہیں۔ تبلیغ بھی ساتھ ساتھ کر سکتے ہیں۔ میں کوشش کر رہا ہوں۔ کہ یہاں کے نومسلمین یہاں کے مشن کا بار اٹھائیں۔ اللہ تعالےٰ ہی ہے۔ جو اس کے لئے دلوں میں تحریک کرے۔ اور اس کے لئے سامان بہم پہنچا دے۔ رسالہ مسلم سن رائز کو بھی ارادہ ہے نئے سال سے بجائے سہ ماہی کے ماہوار کر دیا جاوے۔ وباللہ التوفیق

خاکسار محمد دین از شکاگو - ۱۰ ستمبر ۱۹۲۳ء

ارتداد کے متعلق شکایات فراہم کی جائیں

کانگرس کی طرف سے مقرر شدہ کمیٹی کے سامنے مسلمانوں کے مرتد بنانے کے متعلق تمام شکایات جو جماعت احمدیہ کو پیش آئی ہیں پیش کرونگا اگر دوسرے اسلامی احباب اپنی شکایات مفصل مجھے بھیجدیں تو میں ان سے خط و کتابت کر کے ضروری حالات حاصل کر کے ان کی شکایات بھی پیش کرنے کے لئے تیار ہوں - صاحبان بہت جلد توجہ فرما دیں -

فتح محمد سیال امیر وفد المجاہدین ۵ سول لائن احمدیہ آگرہ

جناب مولوی غلام اکبر خانصاحب کو مبارکباد

امید ہے۔ یہ خبر نہایت خوشی کے ساتھ سنی جائے گی کہ جناب مولوی غلام اکبر خانصاحب المخاطب بہ نواب اکبر یار جنگ بہادر ہوم سیکرٹری ریاست حیدرآباد دکن کا نکاح مبلغ گیارہ ہزار روپیہ مہر مؤجل پر جناب سید بشارت احمد صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن کی ہمشیرہ سے ہوا۔ ہم جناب خانصاحب موصوف کو اس تقریب پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ طرفین کے لئے یہ برکات کا موجب بنائے۔ ہم جناب سید بشارت احمد صاحب اور ان کے خاندان کو بھی اس تقریب پر مبارکباد کہتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

یوم سہ شنبہ۔ قادیان دارالامان۔ مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۲۳ء

آریہ اخبارات کی شر انگیز تحریریں

کیا گورنمنٹ آریہ اخبارات دیکھتی ہے؟

گذشتہ پرچہ میں ہم "آریہ گزٹ" کی ایک تحریر گورنمنٹ کی توجہ مبذول کرانے کے لئے درج کر چکے ہیں۔ امید ہے۔ گورنمنٹ غور فرمائے گی۔ اور ایسی فتنہ انگیز تحریروں کے روکنے کا انتظام کرے گی۔ اگر آریہ اخبارات اس قسم کی گندی اور دل آزار تحریریں شایع کرنے اور اسلام پر جھوٹے اور بناوٹی اعتراض کرنے سے باز آجائیں۔ تو ہم یقین دلاتے ہیں۔ کہ مسلمان اخبارات کو ان کے خلاف لکھنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔ اور نہ گورنمنٹ کو فتنہ وفساد کا اندیشہ لاحق ہو۔ مگر مصیبت یہی ہے۔ کہ آریہ اخبارات دل آزار تحریریں شایع کرنے سے نہیں رکتے۔ جن کے خلاف مسلمانوں کو بھی مجبوراً قلم اٹھانا پڑتا ہے۔ اور ہم دعویٰ کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ فریقین کے اخباروں میں جب بھی درشتی آئی ہے۔ اس کی ذمہ داری آریہ سماجی اخبارات پر ہی پڑتی ہے۔ اور زیادتی انہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ پس اگر گورنمنٹ چاہتی ہے۔ کہ ہندو مسلمانوں میں جھگڑے فساد پیدا نہ ہوں تو اسے چاہیئے۔ کہ آریہ اخبارات پر نظر رکھے۔ اور ان کو بے اعتدالیوں سے روکے۔ ورنہ اگر ایک طرف آریہ اپنی ان حرکات سے باز نہ آئے۔ اور دوسری طرف مسلمان اخبارات قانونی شکنجے میں جکڑے جانے کے خیال سے خاموش رہے تو اس طرح امن وامان کے لئے ایسا خطرہ پیدا ہو جائیگا۔ جس کے نتایج بہت تلخ ہونگے۔ براہ مہربانی گورنمنٹ ذیل کے حوالجات کو دیکھے اور غور فرمائے۔ کہ کیا ان کا ایک ایک لفظ ہمارے لئے تیر اور تلوار سے بڑھ کر تکلیف دہ نہیں ہے؟ اور کیا ایسی تحریریں ہمارے دل کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے والی نہیں ہیں؟

اخبار پرکاش (۲۰ مئی ۱۹۲۳ء) لکھتا ہے۔

(۱) "قادیانی مرزائی شرافت سے اتنے ہی دور ہیں۔ جتنا کہ لاحول سے شیطان"

(۲) "ان کے گورو گھنٹال کلجگی رسول مرزا غلام احمد صاحب حضرت امام حسین کی توہین کرنے سے باز نہ آئے"

(۳) "مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں جو گند بکھیرا ہے۔ اسے کوئی شریف ونجیب شخص پسند نہیں کر سکتا اب مرزا صاحب کے پیرو اس فن میں اپنے گورو کو بھی مات کر رہے ہیں" صفحہ ۸

پرکاش ۲۷ مئی ۱۹۲۳ء صفحہ ۹

(۴) "مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی زندگی میں جس قدر بہروپ اختیار کئے تھے۔ ان کا زمانہ شاہد ہے"

پرکاش ۳ جون ۱۹۲۳ء

(۵) "مرزائی محض مکاری سے اپنے مذہبی اصول کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ مرزا غلام احمد نے مذہب اسلام میں جو پیوند لگایا ہے۔ اور جس پیوند کے بغیر اسلام ماننے والوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ مرزائی مبلغ اس اسلام منفی پیوند مرزا صاحب کی اشاعت کر کے اپنے سلسلہ کے ساتھ شرمناک غداری کے مرتکب ہو رہے ہیں" صفحہ ۸

(۶) "اگر شادی کی غرض اولاد ہے۔ اور وہ ایک بیوی سے اولاد ہونے پر پوری ہو گئی ہے۔ تو پھر اس کے بعد دوسری۔ تیسری بلکہ چوتھی بیوی کرنا کیا صریح نفس پرستی نہیں یقیناً پرلے درجہ کی شہوت پرستی ہے۔ اور جو مذہب اس کی اجازت دیتا ہے وہ خدائی دین نہیں ہو سکتا" صفحہ ۹

(۷) "مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی بھی ان کی دیگر پیشگوئیوں کی طرح محض گوز شتر ثابت ہوئی ہے (صفحہ ۹)

(۸) "شیخ محمد صاحب اور دیگر مرزائیوں کو ان کا ضمیر اندر ہی اندر ملامت کر رہا ہے۔ اور بتلا رہا ہے۔ کہ ان کے رسول نے جو پیشگوئی کی تھی۔ وہ الٹے طور پر پوری ہو رہی ہے۔ لیکن مرزائیوں کی ڈھٹائی مشہور ہے۔ اس لئے پھر انہوں نے اپنے کلجگی پیر کی بانگ بے ہنگام بلند کی ہے" (صفحہ ۹)

پرکاش مورخہ ۱۰ جون ۱۹۲۳ء

(۹) "ملکانوں کی شدھی کا سلسلہ کیا شروع ہوا۔ کہ مرزائیوں کو اپنی فطری خباثت اور رذالت کے اظہار کا اچھا خاصہ بہانہ مل گیا"

(۱۰) "ابھی پچھلے دنوں ہم نے ایک پاجی مرزائی شاعر کی حد درجہ بیہودہ نظم میں سے چند اشعار درج کئے تھے"

(۱۱) "یہ رذیل قادیانی چینڑا ان سے بڑھ کر حیا سوز اور جامۂ انسانیت کو تار تار کرنے والی خرافات بک رہے ہیں۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں۔ کہ مرزائیوں کا اس میں چنداں قصور نہیں۔ ان کے پیر و مرشد کلجگی رسول نے انہیں پٹی ہی ایسی پڑھائی ہے۔ وہ خود اپنے مخالفین کے متعلق اس سے بھی بڑھ کر بیہودہ و گندہ سرائی سے کام لیا کرتے تھے" (صفحہ ۷)

آریہ گزٹ ۱۷ مئی ۱۹۲۳ء

(۱۲) "احمدیوں نے نہایت کمینہ چالیں علاقہ شدھی میں چلنی شروع کی ہیں" (صفحہ ۸)

(۱۳) "دنیا میں بعض فرقے ایسے واقع ہوئے ہیں۔ جنہیں انصاف سے کام لینا اور دیانتداری کے آگے سر خم کرنا دشوار معلوم ہوتا ہے۔ ہمارے احمدی دوست مرزا صاحب کی بیعت کی وجہ سے بہشتی مقبرہ

کے لالچ سے اس قافلہ میں شامل ہیں" (ص)

(۱۴) "کادیان کا مرزا غلام احمد اپنے حقیقی رشتہ داروں کی بابت ایسی دعائیں اور پیشین گوئیاں کرنے کا عادی تھا" (ص)

(۱۵) "مولوی صاحب سچ بتلایئے۔ کیا اس سے بڑھ کر کوئی اور انسان زیادہ کینہ توز ہو سکتا ہے۔ جو اپنے جدّی بھائیوں کی جڑوں کو کاٹنے کے درپے ہو"

(۱۶) "ذرا سچ بتلانا۔ کیا ویدک رشی اندر ہی جل بھُن کر خدا سے التجائیں کیا کرتے تھے۔ یا کادیان کا مفروضہ کرشن جیع مہدی۔ جیع مسیح موعود" (ص)

آریہ گزٹ لاہور ۲۱ مئی ۱۹۲۳ء

(۱۷) "یوگ ایک پاکیزہ رسم ہے۔ یہ اتنی پاکیزہ رسم ہے جتنی احمدیوں کی رسم نکاح اور بدعت طلاق نہیں ہے۔ ہاں یاد آیا۔ جتنا احمدی بیگم کا مفروضہ آسمانی نکاح بھی نہیں ہے" (ص)

(۱۸) "ابھی میاں ذرا یہ تو بتلاؤ۔ کہ حضرت اسمٰعیل کی پیدائش کس طرح ہوئی تھی۔ اور حضرت ابراہیم کے وہ کیسے بیٹے بنے تھے۔ خدا کی قسم۔ جواب قرآن شریف سے دینا۔ قادیانی لغو بیانی کو نہ شروع کر دینا۔ یا بہشتی مقبرہ کے ترانے نہ گانے لگ جانا"

(۱۹) "خواجہ صاحب اگر واقعات سے چشم پوشی نہ کریں۔ تو ان کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ شرارت کا شوشہ تو خود مرزا قادیانی نے چھوڑا تھا۔ جو خود بخود ہی بن بنایا خلیفۃ المسلمین بن گیا تھا" (ص)

(۲۰) اخبار آریہ گزٹ ۱۴ جون ۱۹۲۳ء میں ایک ...... ایسا گندہ مضمون شائع کیا گیا ہے۔ جس میں بانی جماعت احمدیہ کے متعلق متعدد مرتبہ "ناک کٹ گئی" کا شرمناک فقرہ استعمال کیا گیا ہے۔

آریہ اخبارات کے یہ چند اقتباس جو ہم نے اوپر نقل کئے ہیں۔ جس قدر تہذیب اور شرافت سے گرے ہوئے ہیں۔ اسے ہر ایک شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے اور انکے ذریعہ جماعت احمدیہ کی جیسی دل آزاری ہوئی ہے۔ یہ بھی صاف بات ہے۔ لیکن تعجب ہے۔ گورنمنٹ نے اس پر بالکل خاموشی اختیار کی ہوئی ہے۔ "پیغام صلح" کے متعلق جس مضمون کی بنا پر قانونی کارروائی کی گئی ہے اس کے قانونی حدود کے اندر ہونے یا نہ ہونے کے متعلق اس وقت ہم کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ کیونکہ مقدمہ دائر ہے۔ لیکن یہ تو صاف بات ہے۔ کہ وہ مضمون ایک اعتراض کے جواب میں ہندوؤں اور آریوں کی کتب کے حوالجات کی بنا پر لکھا گیا ہے اور اس میں ایک مسئلہ پر بحث کی گئی ہے۔ لیکن آریہ اخبارات کے وہ حوالے جو ہم نے اوپر نقل کئے ہیں ان میں صرف گالیاں ہی گالیاں بھری ہیں جن کی غرض محض دل آزاری اور شر انگیزی ہے۔

ضرورت ہے۔ کہ گورنمنٹ ایسی حرکات کرنیوالے اخبارات کا انتظام کرے۔ اور ان کو فتنہ فساد پیدا کرنے سے روکے۔

مسئلہ خلافت میں ہندوؤں نے کیوں حصہ لیا

ہندو اخبارات یہ بات بڑے فخر کے ساتھ بیان کرتے رہتے ہیں۔ کہ ہندو قوم کا مسلمانوں پر یہ بہت بھاری احسان ہے۔ کہ اس نے خلافت کے معاملہ میں حصہ لیکر مسلمانوں کی ہر طرح سے مدد کی۔ لیکن حقیقت کیا ہے اور کیوں ہندوؤں نے مسئلہ خلافت میں زبانی ہمدردی کا اظہار کیا۔ اس کا پتہ ۷ اکتوبر کے ملاپ سے لگتا ہے جس میں "ہندو سنگٹھن کی پکار" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔

"خلافت ایک غیر ملکی اور مذہبی سوال تھا جسکو چند لیڈران نے محض اسلئے کہ ہندوستان کے مسلمان کانگرس کے ساتھ مل جائیں اپنے ہاتھ میں لیا"

ان الفاظ کی کوئی تشریح کرنے کی ضرورت نہیں یہ اپنا مطلب آپ ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ ہندو محض مسلمانوں کو کانگریس میں شامل کرنیکے لئے خلافت کے حامی بنے تھے۔ کیونکہ وہ چاہتے تھے۔ کہ مسلمان کانگریس میں حصہ لیکر اسکو مضبوط کریں۔ اور یہ بات تب ہی حاصل ہو سکتی تھی جبکہ ہندو قوم مسلمانوں کی فریب دہی کیلئے تحریک خلافت میں نمایاں سرگرمی سے حصہ لیکر انکو اپنا احسانمند بناتی۔ پس یہ کہنا نہایت لغو ہے کہ ہندوؤں نے خلافت میں محض مسلمانوں کی ہمدردی کیلئے حصہ لیا تھا۔ بلکہ اس میں بھی ایک گہری چال تھی جو کہ مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملا کر کانگریس کو مضبوط بنانے کی غرض سے چلی گئی۔

آیندہ ہندو اخبارات کو مسئلہ خلافت میں ہمدردی ظاہر کرنیکا مسلمانوں پر احسان جتلانے وقت ملاپ کے مذکورہ بالا الفاظ ضرور پڑھ لینے چاہئیں اور خاصکر اخبار "کیسری" کو جس نے چند ہی دن ہوئے "الفضل" کے ایک مضمون پر اسلئے واویلا مچایا تھا۔ کہ ہم نے ہندوؤں کی ہمدردی کی حقیقت بیان کی تھی

خدمت اسلام کیلئے مسلمان بیدار ہوں

شدھی کے متعلق مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے مہاشہ شردھانند جی اپنی متعدد تقریروں میں یہ کہہ چکے ہیں کہ اگر مسلمان ملکانوں میں پہنچکر کام نہ شروع کر دیتے۔ تو انہیں بھی اسکی ضرورت پیش نہ آتی۔ لیکن دہلی میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے صاف الفاظ میں تسلیم کر لیا۔ کہ کئی سالوں سے آریہ سماج اس کیلئے کوشش کر رہی تھی۔ چنانچہ انہوں نے کہا۔

"ملکانے راجپوت دراصل ہندو ہیں۔ انکو شدھ کرنیکی تحریک کئی سال پہلے آریہ سماج کی طرف سے شروع کی گئی تھی۔ مگر چونکہ اس وقت برادری انکو ملانے کیلئے تیار نہیں تھی۔ اسلئے وہ زیادہ تعداد میں شامل برادری نہ ہو سکے۔ اب برادری تیار ہو گئی ہے۔ اور وہ لوگ اپنی برادری میں مل رہے ہیں" (تیج ۱۰ اکتوبر)

مسلمان اخبارات تو اس بیان کو اس غرض سے پیش کر رہے ہیں کہ شدھی کی ابتدا آریوں کی طرف سے ثابت کریں۔ اور اسطرح انکو اس فتنہ کو کھڑا کرنے کے ہندو مسلم اتحاد کو توڑنے کا مجرم قرار دیں۔ لیکن ہمارا یہ مطلب نہیں ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ آریہ کس استقلال اور کوشش سے اپنے مقاصد کی تکمیل میں سالہا سال کی محنت اور مشقت برداشت کرتے ہیں۔ وہ اسوقت سے ملکانوں کو اپنے دام میں پھنسانے کی کوشش کرنے میں لگے ہوئے تھے جبکہ مسلمان بالکل غافل اور لاپروا تھے آخر انہوں نے ایک حد تک کامیابی حاصل کر لی۔ اور مسلمان کہلانے والے ہزاروں کو اسلام سے جدا کر کے ہندو دھرم میں لے گئے۔ مگر کس قدر حیرت اور افسوس کا مقام ہے۔ کہ اس اتنی بڑی ضرب سے بھی مسلمانوں نے کروٹ نہیں بدلی اور کچھ لوگ اگر انہیں بیٹھے رہنے سے اٹھے بھی تو انہوں نے دہلی میں یہ سمجھوتہ کر لینے پر اپنی رضامندی ظاہر کر دی۔ کہ اگر بیرونی آریہ ملکانوں کے علاقہ سے واپس آجائیں تو وہ بھی اپنے مبلغوں کو واپس بلا لینگے۔ آخر یہ سمجھوتہ تو اس وجہ سے زیر عمل نہ آسکا۔ کہ ہم نے اسکو تسلیم کرنے سے قطعاً انکار کر دیا۔ اور ہمارے نمائندوں نے صاف الفاظ میں کہہ دیا۔ کہ جب تک مرتد شدہ ملکانے مسلمان نہ ہو جائیں ہم اس علاقہ کو نہیں چھوڑ سکتے۔ اور یہ سمجھوتہ ایسا ہی ہے۔ جیسے چور کسی کا مال چرا کر کہے۔ آؤ سمجھوتہ کر لو۔ کہ یہ مال میرے ہی پاس رہے۔ اور تم واپس گھر چلے جاؤ ورنہ مولوی صاحبان بالکل تیار تھے کہ واپس جائیں۔ اور پھر آرام کی نیند سوئیں

مسجدوں کی بربادی مسلمانوں کے ہاتھ

ہمعصر "علی گڈھ گزٹ" نے اپنی اشاعت ۸ ستمبر ۱۹۲۳ء میں ایک مضمون بعنوان "لاہور کی شاہی مساجد" لکھا ہے جس میں آجکل مساجد کی کس مپرسی کی حالت کو ان الفاظ ظاہر کیا ہے "جو قوم کہ اپنے معابد کے ساتھ ایسی لاپروائی اور بے توجہی برتتے اسکے دعاوی دینداری "طبل بلند بانگ در باطن ہیچ" کے مصداق ہیں۔ مسلمانان ہندوستان موجودہ زمانہ کے مولاناؤں کی رہنمائی میں روم و شام کے گوشہ گوشہ کی خبر گیری میں منہمک ہیں لیکن اپنے گھر سے غافل۔ انکو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ انکی ایسی ایسی مساجد جو ایک عالم کے واسطے بجا طور پر مایہ فخر و ناز ہوسکتی ہیں کس مپرسی کی حالت میں ہیں"

یہ بات درست ہے کہ آجکل کے مسلمانوں کی حالت اس حد تک خراب ہو چکی ہے کہ وہ اپنے مقدس مقامات کی حفاظت اور آبادی سے بالکل بے خبر ہیں۔ لیکن ہمیں تو افسوس اس بات کا ہے کہ احمدیہ جماعت کے پاس ان نام نہاد مسلمانوں کے ہاتھ سے بچی کھچی اگر کوئی مسجد ہوتی ہے تو یہ لوگ یہی کوشش کرتے ہیں کہ اسکو بھی احمدیوں کے قبضہ سے نکال لیا جاوے۔ خواہ پھر وہ ویران ہی پڑی رہے۔ کئی مقامات پر ایسے مقدمات ہوتے رہتے ہیں جہاں پر کہ عام مسلمان احمدیوں سے مسجدیں چھیننے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ مساجد کو خود تو آباد کرنے سے رہے احمدیوں کو بھی انہیں نمازیں پڑھنے سے سختی کے ساتھ روکا جاتا ہے۔ چنانچہ اٹکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ کی ایک برباد شدہ مسجد کے دیکھنے کا خود ہمیں اتفاق ہوا۔ اس مسجد کا متولی اور امام جب احمدی ہو گیا تو غیر احمدیوں نے احمدیوں کو اس مسجد میں نماز پڑھنے سے روکنے اور اس پر قبضہ کرنیکی کوشش شروع کر دی۔ جسکے لئے طرح طرح سے بیچارے چند احمدیوں کو ستانے اور دکھ دینے لگے۔ آخر پولیس نے فساد کے خطرہ سے جہاں غیر احمدیوں کو اس مسجد میں داخل ہونے سے روک دیا وہاں احمدیوں کا آنا بھی بند کر دیا۔ اور اب وہ مسجد بالکل ویران پڑی ہے۔ اسکے ساتھ ایک دوکان بھی تھی جس کا کرایہ ملتا تھا لیکن اب خبر گیری نہ ہونیکی وجہ سے مسمار ہو گئی ہے۔

اس گاؤں میں اور بھی کئی مسجدیں ہیں جہاں دوسرے لوگ بڑے آرام اور سہولت سے نماز پڑھ سکتے ہیں مگر باوجود اسکے کہ ان مساجد میں بھی کوئی شاذ و نادر ہی نماز پڑھنے کیلئے جاتا ہے۔ یہ مسجد جو احمدیوں کے ذریعہ آباد تھی۔ اور جسمیں احمدی خدائے واحد کی عبادت کرتے تھے اسکو بھی محض ضد اور عداوت کی وجہ سے ان لوگوں نے برباد کر دیا۔ اب احمدی گاؤں کے باہر کی ایک مسجد میں نماز ادا کرتے ہیں۔

کیا یہ افسوسناک امر نہیں ہے کہ جماعت احمدیہ جو کہ مساجد آباد کرنے کی ہر طرح سے خواہشمند ہے اسے نہ صرف انہیں نماز پڑھنے سے روکا جاتا ہے بلکہ انکی مساجد کو بھی چھین کر برباد کرنیکی کوشش کی جاتی ہے۔

سنگھٹن اور شدھی سیاسی تحریکیں ہیں

آریہ بڑے زور شور سے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ تحریک شدھی و سنگھٹن ان کی [illegible] مذہبی تحریکیں ہیں اور انکی وجہ سے ملک کے امن پر قطعاً کوئی اثر نہیں پڑ سکتا لیکن واقعات نے انکا یہ کہنا بالکل غلط ثابت کر دیا ہے۔ کیونکہ گذشتہ چند ماہ سے ان تحریکات کی وجہ سے بھڑکے ہوئے جذبات کی بنا پر جو متعدد فسادات ملک میں ہوئے ہیں انسے صاف پتہ لگتا ہے کہ یہ تحریکات سیاسی تھیں نہ کہ مذہبی کیونکہ اگر مذہبی ہوتیں تو ان کے پھیلانیکے لئے ایسے طریق نہ اختیار کئے جاتے جو دیانتداری کے خلاف ہونیکی وجہ سے جرم کی حد تک پہنچتے ہیں۔ پھر ان تحریکوں کو ہم ہی سیاسی نہیں قرار دے رہے بلکہ بعض بے تعصب ہندو لیڈر بھی انکو سیاسی اور ملک کے امن کو برباد کرنے والی بتا رہے ہیں۔ چنانچہ معاصر ہمدم مورخہ ۱۵ اکتوبر میں پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کا ایک طویل مضمون شائع ہوا ہے جسمیں وہ سنگھٹن کی تحریک کو ایک سیاسی تحریک قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"میں جب ہندو سبھا بنارس کے جلسہ سے چلا ہوں تو میرا خیال درجۂ یقین کو پہونچ گیا تھا کہ اس تحریک کی غرض و منشاء محض سیاسی ہے اسی لئے میں اس تحریک سے اتفاق نہیں کرتا کیونکہ اسکا نتیجہ ایک اور محض ایک ہے۔ اور وہ یہ کہ یہ تحریک ہندوستان کی تمام قوتوں اور جماعتوں کی بربادی و تباہی کا باعث ہوگی"

شدھی کے متعلق لکھتے ہیں

"جہانتک میں سمجھ سکا ہوں۔ تحریک شدھی کی بنیاد مختلف اسباب پر ہے۔ اور ناپسندیدہ طریقہ پر اسکو چلایا جا رہا ہے۔ بجائے امن و یکجہتی کے اسکی وجہ سے نفرت و حقارت۔ بے اعتمادی اور تلخی کے جذبات پیدا ہوگئے ہیں۔ رواداری کا قطعی فقدان ہو گیا ہے۔ اور ہم میں سے اچھے اچھے اشخاص بھی قابل شرم شکوک و شبہات سے بری نہیں ہیں"

مذکورہ بالا اقتباسات سے جو کہ ایک منصف مزاج ہندو کے مضمون کے ہیں صاف طور پر عیاں ہے کہ ان تحریکات کی وجہ سے ایسے ایسے نتائج پیدا ہوں گے اور پیدا ہو رہے ہیں کہ ہندو قوم کے بعض اپنے لیڈر بھی ان تحریکات کو نہایت خطرہ کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ہندو لوگ کس بنا پر سنگھٹن اور شدھی کو پرامن اور مذہبی تحریکات بتا رہے ہیں۔

کانگریس میں مسلمانوں کی شمولیت

جیسا کہ ایک آریہ اخبار کے حوالہ سے بتایا گیا ہے۔ ہندوؤں نے مسئلہ خلافت میں مسلمانوں کا محض اسلئے ساتھ دیا تھا۔ کہ مسلمان کانگریس میں شامل ہو جائیں۔ اب جبکہ حالات اپنی اصلی صورت میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور ہندوؤں کی ہمدردی کی قلعی کھل رہی ہے تو خود مسلمانوں کو معلوم ہو گیا ہے کہ ہندوؤں نے انکے ساتھ کیا چال چلی تھی۔ چنانچہ معاصر وکیل (۱۱ اکتوبر ۱۹۲۳ء) لکھتا ہے۔

"حالات حاضرہ اور ہندوؤں کی مسلمانوں سے نفرت اور ایذا دہی کو دیکھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں نے جو ایک دور اندیش مگر بدقسمتی سے مطلب پرست قوم واقع ہوئی ہے۔ اسوقت کانگریس کی لنگڑی ٹانگ کو درست کرنیکے لئے مسلمانوں کو ساتھ شامل کیا تھا۔ اور جب کانگریس مسلمانوں کی شرکت سے اپنے دونوں پاؤں پر کھڑی ہو گئی تو مسلمانوں کو دھتکار دیا بلکہ انکی تخریب کے درپے ہو گئے" کیا کانگریس کے شیدائی مسلمان اب بھی سبق نہ حاصل کریں گے۔

النجم کا تکدر

شملہ میں مدیر النجم کی آؤ بھگت

آج کل مولوی عبدالشکور لکھنوی بمعہ چند ایک دیوبندی مولویوں کے شملہ میں تشریف فرما ہیں۔ چونکہ مولوی صاحبان خصوصاً دیوبندیوں کا خاصہ ہے کہ خواہ مخواہ دوسروں سے چھیڑ چھاڑ کریں اور اپنے گندہ کفر کی نجاست سے دوسرے کے تقوے کے لباس پر بھی کفر کی مہر لگائیں اسلئے انجمن انصار المسلمین شملہ کے تعلیم یافتہ گروہ نے مولوی عبدالشکور وغیرہ سے کہا کہ خدا کیلئے کسی مسلمان جماعت کے خلاف کچھ نہ کہا جائے اور ہمیں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے اور یہی قرین قیاس بھی ہے کہ مولوی صاحب کو یہ صرف اسلئے کہا گیا تھا کہ احمدی جماعت یا شیعہ صاحبان کے خلاف کچھ نہ کہیں کیونکہ مولوی عبدالشکور صاحب کا مشغلہ یہی ہے اگرچہ ہم ان علماء کی مخالفت اور کفر فروشی کو اپنے مقصد کے لئے ایک قسم کا کھاد سمجھتے ہیں لیکن پھر بھی ہم انجمن انصار المسلمین کے شکر گذار ہیں کہ انھوں نے بے لگام واعظوں کے منہ کو بند کرنے کے لئے پوری کوشش کی مگر مولوی عبدالشکور صاحب نے اپنے پہلے ہی وعظ میں احمدیت کے خلاف بولنا شروع کر دیا۔ مولوی صاحب کا لیکچر تو نماز کے متعلق تھا مگر مولوی صاحب کی حیلہ جو طبیعت نے خواہ مخواہ حضرت عیسیٰؑ کی حیات کا ثبوت دینا شروع کر دیا اور اسکے لئے وجہ بیان یہ نکالی کہ نماز بڑی ضروری ہے یہانتک کہ حضرت عیسیٰؑ فرماتے ہیں کہ اوصانی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ ما دمت حیًا جس سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰؑ پر نماز اب بھی فرض ہے کیونکہ ما دمت حیا کی شرط ساتھ لگی ہوئی ہے اور حضرت عیسیٰؑ کی حیات کا ثبوت یہ ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یکلم الناس فی المھد و کھلا اب مہد کا کلام تو صاف معجزہ تھا کیونکہ جب مریم پر زنا کا الزام لگا تو حضرت عیسیٰؑ نے ہی انکی بریت کے لئے گہوارہ کی حالت میں شہادت دی کہ انی عبد اللہ اتانی الکتب وجعلنی نبیًا جسطرح یہ بچپن کا کلام معجزانہ ہے ویسے ہی کہولت کا کلام بھی ایک غیر معمولی کلام ہوگا ورنہ ۳۰-۳۵ سال میں کلام کرنا تو معمولی بات ہے پس حضرت عیسیٰؑ کا غیر معمولی طور پر زندہ ہونا اس آیت قرآنی سے صاف ثابت ہے۔ اسپر انجمن انصار المسلمین کے ایک ممبر نے مولوی صاحب کو ٹوک دیا اور مولوی صاحب کو ضمنی بیان بھی تھوڑی دیر کے بعد ختم کرنا پڑا۔ گو بہانا یہ کر دیا کہ نماز کے پہلے ایمان کی اصلاح کیلئے غلط عقائد کی تردید بھی ہمارا کام ہے۔ لیکن چونکہ مولوی صاحب کا یہ بیان تہذیب کے ساتھ تھا اسلئے ہمنے مولوی صاحب کی اس تقریر پر کوئی نوٹس نہ لیا خصوصاً اسلئے کہ مولوی صاحب نے اس تقریر کے ضعف کو محسوس کرتے ہوئے خود ہی کہدیا کہ ہم اگر احمدیوں سے مناظرہ کرینگے تو وہاں اسطرح گفتگو نہ ہوگی وہاں تو یہ سوال ہوگا کہ مرزا صاحب مرد مسلمان صالح بھی تھے یا نہیں۔ ہمیں مولوی عمرالدین صاحبکو بعض غیر احمدیوں نے کہا کہ مباحثہ کروگے تو انھوں نے کہا کہ اگر مولوی صاحبان ہمیں چیلنج کریں تو ہم خدا کے فضل سے پیچھے ہٹنے والے نہیں ہیں اور میں ابھی موجود ہوں لیکن چونکہ جو کچھ مولوی صاحب نے بیان کیا ہے وہ وعظ کے رنگ میں ہے نہ مباحثانہ طور پر اسلئے میں مولوی صاحب کی موجودہ تقریر کو مباحثہ کیلئے بہانہ بنانا نہیں چاہتا۔ دوسرے جبکہ اسوقت انصار المسلمین کا منشا یہ ہے کہ ہم سب ملکر کفار کا مقابلہ کریں اور باہمی تنازعات کو بالائے طاق رکھدیں اور یہ رائے نہایت مفید ہے اسلئے میں پسند نہیں کرتا کہ خواہ مخواہ مباحثہ کی بنیاد رکھی جائے۔ چونکہ مولوی صاحبان کے ارادے تو کچھ اور ہی تھے اور انکے بلانیوالے لوگوں کی خواہش بھی یہ تھی کہ کسی طرح مولوی صاحب کو ہمارے خلاف کہنے کا موقعہ ملجائے اسلئے انواع بہانوں سے موقعہ نکالنے کی کوشش کی جاتی رہی اور مولوی صاحب کی پرائیویٹ گفتگو میں بھی اعادہ کرایا جاتا رہا۔ ایک شخص نے کہا کہ ہم تو چاہتے ہیں کہ اپنے سامنے بات ہو مولوی صاحب نے کہا کہ احمدیوں میں کوئی اس لائق نہیں کہ ہمارے سامنے کھڑے ہونیکی اہلیت رکھتا ہو اسلئے بحث نہیں ہو سکتی۔ تب اس غیر احمدی نے کہا کہ مولوی صاحب آپ اپنی ہی تقریر کریں جسمیں اس فرقہ کی حقیقت کھل جائے لیکن چونکہ اس شخص کو یقین تھا کہ احمدی مولوی صاحب کا ناطقہ بند کر دینگے اور اگر انہیں کسی وقت بھی بلایا گیا تو وہ فوراً آجائینگے اسلئے اسنے یہ کوشش کی کہ ادھر مولوی صاحب کو آمادہ کرے اور ادھر ہمسے آ کر کہا کہ ہم تحقیق حق کے لئے آپ لوگوں کے ساتھ مولوی عبدالشکور صاحب کی گفتگو کرانا چاہتے ہیں آپ مولوی عمرالدین صاحب کو کسی طرح کنڈی سے بلادیں لیکن حسن اتفاق سے مولوی صاحب اسوقت ابھی تک بازار میں ہی تھے انکو بلا لیا گیا اور وہ بمعہ خاکسار راقم اور ایک اور احمدی بھائی کے اسی وقت مولوی صاحب کے مکان پر جا پہنچے۔ مولوی عبدالشکور صاحب نے کہا کہ ہمنے تو آپکو بلایا نہیں۔ لیکن آپ بتائیں کہ آپ چاہتے کیا ہیں۔ اسپر ہماری طرف سے کہا گیا کہ ہم تو فلاں شخص کے پیغام پر آئے ہیں آپ ان سے دریافت کرلیں ہم خود تو کچھ نہیں چاہتے۔ اب اس شخص سے پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ مولوی صاحب ہم چاہتے ہیں کہ مرزا صاحب کے متعلق آپ ان سے گفتگو کریں تاکہ ہم بھی حقیقت کو سمجھیں۔ مگر مولوی عبدالشکور صاحب نے اس ڈر سے کہ کہیں احمدیوں کی طرف سے کوئی ایسی دلیل پیش نہ ہو جس سے جان بچانی مشکل ہو جائے جھٹ پٹ کہنا شروع کر دیا کہ مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰؑ کی توہین کی ہے اور توہین انبیاء کرنیوالا مسلمان نہیں ہوتا۔ ہمنے کہا کہ مولوی صاحب یہ سب باتیں آپ محفوظ رکھیں اور انکو فائدہ اٹھائیں قبل از مرگ واویلا کیا فائدہ۔ پہلے آپ طے کرلیں کہ بحث کس طرح ہوگی اور کتنے عرصہ ہوگی۔ مشکل سے فیصلہ ہوا کہ کم از کم دو گھنٹے بحث ہوگی اور مولوی عبدالشکور صاحب معترض اور مولوی عمرالدین صاحب مجیب ہوں گے۔ اب مولوی صاحب نے جھٹ پٹ کسی کتاب میں سے ایک عبارت پڑھی اور کہا کہ دیکھو یہاں عیسیٰ علیہ السلام کو شرابی اور فاحشہ عورتوں سے تعلق رکھنے والا مرزا صاحب نے کہا ہے اور حوالہ بتایا ازالہ اوہام کا کوئی صفحہ اسپر مولوی عمرالدین صاحب نے کہا کہ ازالہ اوہام میں یہ عبارت کہیں نہیں ہے آپ نکال کر دکھائیں۔

مولوی صاحب ازالہ اوہام کی ورق گردانی کر کے تھک گئے۔ حالانکہ مولوی عمر الدین صاحب نے انہیں کہہ بھی دیا۔ کہ یہ عبارت دافع البلاء کی ہے۔ لیکن اس کا منشا محض الزامی حجت قائم کرنا ہے۔ مگر مولوی صاحب کہیں۔ کہ نہیں ازالہ میں ہی ہے۔ آخر مجبور ہو کر کہا۔ کہ اچھا دافع البلاء لاؤ۔ ہم نے کہا۔ کہ ہم تو اتفاقیہ یہاں آ گئے ہیں۔ ہمارے پاس وہ کتاب یہاں نہیں ہے۔ مگر مولوی صاحب اس پر کھینے لگ گئے۔ کہ تم ہار گئے۔ ورنہ کتاب لاؤ۔ آخر ہم نے وہ کتاب منگائی اور مولوی صاحب نماز کی طیاری کرنے لگ گئے۔ اور چونکہ ہجوم خلق مکان کی وسعت سے زیادہ تھا۔ اس لئے مولوی صاحب نے مسجد میں چل کر گفتگو کرنے کے لئے کہا۔ اور ہم نے بھی اسے منظور کر دیا۔ اور نماز سے فراغت حاصل کر کے رات کے گیارہ بجے کے قریب مباحثہ شروع ہوا۔ اور رات کے چار بجے تک برابر جاری رہا ❊

(باقی آیندہ) محمد حسن از شملہ

ضروریات مہمان خانہ

میں نے گذشتہ اخبار میں احباب کی خدمت میں تحریک کی تھی کہ مہمانخانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں آئے دن نئے سے نئے امیر و غریب احمدی غیر احمدی مسلم غیر مسلم ہر قسم کے لوگ آتے رہتے ہیں۔ انکے لئے بستروں کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ اکثر بغیر بستر کے آتے ہیں۔ اور انہیں امیر و غریب کا امتیاز نہیں اسلئے عین [illegible] پر سخت تکلیف ہوتی ہے۔ بدیں وجہ احباب کو چاہئے کہ وہ نئے اور مستعمل کمبل۔ تکیہ۔ لحاف۔ چادریں۔ توشکیں وغیرہ از قسم پارچات ارسال فرمادیں۔ تاکہ مستعمل پارچات کو دھلا کر قابل استعمال کر سکیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ اس تحریک پر بہت کم اصحاب نے توجہ فرمائی۔ حالانکہ نہایت ضروری تحریک تھی۔ اسلئے دوبارہ بطور یاد دہانی یہ سطور لکھی جاتی ہیں۔ تاکہ احباب جلد اس کار خیر میں حصہ لیں۔ موسم سرما شروع ہو گیا ہے۔ اور بغیر سامان کے مہمانوں کو سخت تکلیف ہے ❊ والسلام

سید محمد اسحاق۔ افسر لنگرخانہ

خدا تعالیٰ کے زور آور حملے

جاپان میں لوط کی زمین کا نقشہ

اور

نوح کے زمانہ کا نظارہ

زلزلہ عظیمہ کے متعلق حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی

(۱) "یاد رہے۔ کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسے کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے۔ ایسے ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات پر بھی آوینگے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہونگے۔ اور اس قدر موت ہوگی۔ کہ خون کی نہریں چلیں گی"

(۲) "اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو۔ کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶)

یہ وہ الفاظ ہیں۔ جو آج سے ایک مدت قبل اس زبردست انسان کے قلم سے نکلے تھے۔ جس نے زمانہ حال کا مصلح مسیح و مہدی ہونے کا دعوےٰ کر کے جہاں مشرقی ممالک میں ایک زبردست مذہبی انقلاب پیدا کر دیا۔ وہاں مغربی اقالیم کو بھی اپنے دائرہ تبلیغ سے خالی نہ چھوڑا۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی پا کر ایک طرف لیکھرام جیسے سخت کلام شخص کی تباہی کی خبر دی۔ جس نے حرف بحرف پوری ہو کر پرانی دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا۔ تو دوسری طرف ڈاکٹر ڈوئی جیسے کاذب انسان کی ہلاکت کی خبر سنائی جس نے پورا ہو کر نئی دنیا . . . .

میں اسلام کے رعب کا سکہ جما دیا۔ اس برگزیدہ خدا نے بہت عرصہ پہلے ایک تباہ کن زلزلہ کی صاف الفاظ میں خبر دے کر بتایا تھا۔ کہ ممکن ہے۔ یہ زلزلہ کسی اور صورت یعنی جنگ یا کسی اور [illegible] کی صورت میں ظاہر ہو۔ لیکن پیشگوئی کے الفاظ سے عیاں تھا۔ کہ وہ زلزلہ ایک عالمگیر تباہی کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ جس کا اثر قریباً تمام دنیا پر ہوگا۔ سو گذشتہ جنگ نے اس پیشگوئی کو جس وضاحت کے ساتھ پورا کر دکھایا وہ لوگوں پر مخفی نہیں۔ اور قریباً تمام بڑی بڑی سلطنتوں نے اس میں حصہ لے کر اس خدا کے فرستادہ کے منہ سے نکلی ہوئی باتوں کو پورا کر دیا۔ لیکن اس جنگ عظیم میں جاپان نے بالکل الگ تھلگ رہکر اتنا عروج حاصل کیا۔ کہ اس کی اس ترقی کو دیکھکر بعض ناسمجھ انسان کہہ سکتے تھے۔ کہ جہاں پر بعض حصص دنیا کے اس جنگ میں تباہ ہوئے ہیں۔ وہاں بعض سلطنتوں نے ترقی بھی تو حاصل کی ہے۔ اور اس کی مثال میں جاپان کو پیش کرتے تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی زبردست قدرت نے گوارا کیا۔ کہ ایک ملک کو اس تباہی سے محفوظ رکھ کر اپنے پیارے بندہ کی باتوں کو مشتبہ کر دے۔ پس اس بزرگ ہستی نے عین اس وقت جب کہ بظاہر کوئی صورت اس عظیم الشان مملکت کے کمزور ہونے کی نظر نہیں آتی تھی۔ یکایک اس سرزمین کو جو کہ چند دن پہلے باغِ ارم کا نمونہ تھی اپنے قہری حکم سے اس قدر جنبش دی۔ کہ اس خطہ زمین

کو مقام حشر بنا دیا۔ کئی مقامات سے زمین نیچے دب گئی۔ اور غاریں پیدا ہو گئیں۔ ایک جزیرے کا جزیرہ غائب ہو گیا۔ اور ایک نیا جزیرہ سطح آب پر نمودار ہو گیا۔ اخبارات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ایک طرف تو گیس کی نالیاں پھٹکر اکثر شہر آگ کے شعلوں سے دوزخ کا نمونہ بنے ہوئے تھے اور دوسری طرف سمندر کا پانی خشکی پر چڑھ کر بے بس لوگوں کو غرق کر کے حضرت نوحؑ کے زمانہ کی یاد کو تازہ کر رہا تھا۔ پھر اسی پر بس نہیں۔ حضرت لوطؑ کی بستیوں کی طرح کئی جگہ سے زمین بالکل نیچے دب گئی۔ اور اس طرح پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی پر مہر لگا دی۔ اور پیشگوئی کے الفاظ "نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے" کو حرف بحرف پورا کر دیا۔ اور یہ اس لئے ہوا۔ کہ حضرت اقدس کو خدا تعالیٰ نے اکثر انبیاء کی صفات میں سے حصہ دیا تھا۔ لہذا جس جس طرز کے عذاب ان کے زمانہ میں آئے۔ ان کا مجموعی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں آنا بھی ضروری تھا۔

جاپان کے اسوقت کے خوفناک و بھیانک منظر کا نقشہ کھینچنا قلم کی طاقت سے بعید ہے۔ جب کہ بڑے بڑے سائنسدان اور مدبر جاپانی پانی اور آگ کے ڈر سے بھاگ کر پہاڑ کی طرف رخ کرتے تھے۔ لیکن کوہ آتش فشاں کے لاوے کا دریا ان کو اپنی خطرناک موجوں کی لپیٹ میں لیکر ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیتا تھا۔ اور روز محشر کی طرح بدنصیب لوگ بے اوسان اور بدحواس ہو کر ادھر ادھر دوڑ رہے تھے۔ جیلخانوں کے قیدی چھوٹ کر ان بدنصیب لوگوں کے گلے کاٹ کاٹ کر ملک کی بدامنی کو دوبالا کر رہے تھے۔ اور وہ شہر جو کہ اپنی عالیشان عمارات کے لحاظ سے دنیا میں مشہور تھے۔ بالکل منہدم ہو کر کھنڈرات بن گئے۔

یہ تھا وہ زبردست نشان جس کے متعلق حضرت اقدس نے فرمایا تھا۔ کہ "اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔" کیا وہ انسان جو ایسے بیّن نشانات کو پورا ہوتے دیکھکر بھی ان کو ایک اتفاقیہ حادثہ پر محمول کر دیا کرتے ہیں (جیسا کہ آریہ اخبارات اور اہلحدیث نے لکھا ہے) اس قسم کا کوئی حادثہ صفحات تواریخ میں سے دکھا سکتے ہیں۔ اور نیز آج کل گذشتہ ماہ ہی کے اندر جو متعدد سنسنی خیز زلازل بنگال۔ فارس۔ سسلی۔ مالٹا۔ کیلیفورنیا میں رونما ہوئے ہیں۔ یہ کن اتفاقیہ حوادث کا نتیجہ ہیں۔ بفرض محال اگر مان بھی لیا جاوے۔ کہ یہ اتفاقیہ حوادث ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ یہ حوادث بھی عین اس مامور کی پیشگوئی کے الفاظ کے مطابق ظاہر ہو رہے ہیں۔ کبھی کسی جھوٹے شخص کی پیشگوئیاں بھی اس طرح اتفاقیہ طور پر پوری ہوئی ہیں۔ ہرگز نہیں۔ یہ محض ان مکذبہ لوگوں کی ضد اور تعصب ہے۔ کہ باوجود ان پیشگوئیوں کو پورا ہوتے دیکھکر بھی وہ گہرے اندھیرے میں ہیں۔ اور ان کی آنکھیں سچائی کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔

ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ بیانیہ اخبار اہلحدیث کے ایک لغو اعتراض کا بھی جو کہ الحکم کے ایک مضمون بعنوان "خدا تعالیٰ کی قہری تجلّی کا ظہور جاپان کی سرزمین پر" کے متعلق اس نے کیا ہے۔ مختصر طور پر جواب دیدیا جاوے۔

اخبار اہلحدیث مورخہ ۵ راکتوبر ۱۹۲۳ء میں ایڈیٹر صاحب نے اپنی بوم صفت آنکھوں سے کام لیتے ہوئے جو کہ جاہلانہ تعصب کے باعث ہمیشہ پہلوئے تاریکی ڈھونڈھتی رہتی ہیں خدا تعالیٰ کی پیشگوئی پر جو کہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کے صفحہ ۹۷ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زلزلہ عظیمہ کے متعلق ان الفاظ کی تھی۔ کہ "یہ پیشگوئی میری زندگی میں اور میرے ہی ملک اور میرے ہی فائدہ کے لئے ظہور میں آئیگی" ایک نہایت بیہودہ اور پاگلانہ اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ یہ زلزلہ آپ کی زندگی میں ظہور پذیر ہونا چاہیئے تھا۔ تعجب ہے۔ کہ ایڈیٹر صاحب نے اس مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے اچھی طرح واقفیت رکھنے کی ڈینگ تو بہت بڑی ماری ہے۔ لیکن باوجود ان تمام دعوٰی کرنے کے ان کو یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ الحکم میں جو الفاظ زلزلہ کے متعلق لکھے گئے ہیں۔ وہ "الوصیت" کے ہیں۔ پھر معلوم نہیں۔ کہ اس پیشگوئی کو زلزلہ عظیمہ والی پیشگوئی جو کہ براہین احمدیہ میں کی گئی ہے کیسا تعلق کیوں چسپاں کیا ہے۔ دوسرے یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۰۰ پر زلزلہ عظیمہ کے متعلق لکھا ہے۔ "ربّ اَخِّرْ وَقتَ هٰذَا۔ اَخّرهُ اللّٰهُ اِلٰی وَقتٍ مُّسَمًّى" یہ ایک دعا ہے۔ جو حضرت اقدس نے اس زلزلہ کی تاخیر کے متعلق خدا تعالیٰ سے کی۔ اور پھر خدا تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرما کر حضرت اقدس کو خبر دی۔ کہ یہ زلزلہ کسی اور وقت پر ٹال دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسکی تشریح حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۰۰ کے حاشیہ پر اس طرح فرماتے ہیں۔

"پہلے یہ وحی الٰہی ہوئی تھی۔ کہ وہ زلزلہ جو نمونہ قیامت ہوگا۔ بہت جلد آنیوالا ہے۔ .... مگر بعد اسکے میں نے دعا کی کہ اس زلزلہ نمونہ قیامت میں کچھ تاخیر ڈالدی جائے۔ اس دعا کا اللہ تعالیٰ نے اس وحی میں خود ذکر فرمایا۔ اور جواب بھی دیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ ربّ اخّر وقت هٰذا۔ اخّره اللّٰه الٰی وقت مسمّی۔ یعنی خدا تعالیٰ نے دعا قبول کر کے اس زلزلہ کو کسی اور وقت پر ٹالدیا ہے"

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت اقدس نے موعودہ زلزلہ عظیمہ کے متعلق لکھدیا ہوا ہے۔ کہ اسمیں خدا تعالیٰ کی طرف سے تاخیر ڈالدی گئی ہے۔

پس یہ کہنا کہ یہ زلزلہ حضرت مرزا صاحب کی زندگی میں آنا چاہیئے تھا۔ محض دھوکہ دہی ہے۔ جس پر مولوی صاحب کو شرم آنی چاہیئے۔ غرض حضرت مرزا صاحب نے زلزلہ کے متعلق جو پیشگوئی کی ہے۔ اور جیسے ابتداء میں نقل کیا گیا ہے۔ وہ ایسی صفائی اور وضاحت کیساتھ پوری ہوئی ہے۔ کہ کوئی سمجھدار انسان اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ اس کو پیش کر کے ہم سمجھدار اصحاب سے گذارش کرنا چاہتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں آیت وما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولا میں اس بات کو واضح کر دیا ہے کہ خدا دنیا میں عذاب اسی وقت بھیجتا ہے۔ جبکہ کسی نبی اور رسول کو دنیا کی راہنمائی کیلئے مبعوث فرما لیتا ہے۔ اب غور کرنا چاہیئے۔ کہ یہ شدید آفتیں جو پے در پے نازل ہو رہی ہیں۔ اور جنکو بعض معزز مسلمان اخبارات بھی "قہر الٰہی" اور "قرب قیامت" کی علامتوں کی سرخیوں سے شائع کرتے ہیں۔ کیا یہ نبی کی بعثت کے بغیر ہی آرہی ہیں یا کوئی نبی مبعوث ہو چکا ہے۔ افسوس کہ مسلمان اس آیت کا علم رکھتے ہوئے بھی حضرت مرزا صاحب کو قبول نہیں کرتے۔ جنہوں نے اس زمانہ میں خدا کا رسول ہونیکا دعوٰی کیا ہے۔ اور جن کی صداقت خدا تعالیٰ نے ان زور آور حملوں سے ثابت کر دی ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ ان لوگوں نے قرآن کریم کو پس پشت ڈالدیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے احکام کی مطلق پرواہ نہیں کرتے۔ ورنہ وہ خوب جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا فرستادہ اس دنیا میں مبعوث ہو کر اور ایک بہت بڑی جماعت تیار کر کے اس دنیا سے فاتحانہ و منصور اپنے خدا سے جا ملا۔ آخر میں یہ بھی ظاہر کرنا مناسب ہوگا۔ کہ ہمکو جاپان کیساتھ اسکی اس حالت زار کے وقت بہت ہمدردی ہے۔ اور یہ امر واقع ہے۔ کہ ایک نبی اور اسکی جماعت کو جتنی ہمدردی بنی نوع انسان کے ساتھ ہوسکتی ہے۔

مہاشہ شردھانند کا مباحثہ سے فرار

پنڈت دیانند کے ارشاد کے خلاف

ناظرین اخبار الفضل سے مخفی نہیں کہ مہاشہ شردھانند نے اسلامی جماعتوں کو مناظرہ کا چیلنج دیا جسکو جماعت احمدیہ نے بطیب خاطر حسب شرائط پیش کردہ مہاشہ صاحب منظور کیا۔ مگر پھر بھی مہاشہ صاحب نے مطابق مشہور مثل ادتی کو ٹھیلتی کا بہانہ۔ ایک لغو عذر کرکے پرچہ ۱۲ ستمبر میں مناظرہ سے گریز کیا۔ اور لکھا "ہردو مذاہب (ہندو مسلم) کے پیرووں کے درمیان اتحاد کی بنیاد قائم ہوجائیگی۔ میں اس بنتی ہوئی فضا کو مکدر کرنا نہیں چاہتا۔ اور اسلیے مباحثہ کو اپنی طرف سے بند کرتا ہوں"

لیکن مہاشہ صاحب کا مناظرہ و مباحثہ سے اسلیے انکار کرنا کہ تا اتحاد قائم ہوجائے۔ ایک بیہودہ عذر ہے۔ کیونکہ یہ اتحاد مباحثہ کا مانع نہیں۔ اور مباحثہ سے گریز کرنا پنڈت دیانند کے ارشادات کے صریح خلاف ہے کیونکہ ان کے نزدیک تو بغیر مذہبی اتحاد کے حقیقی طور پر اتحاد ہی نہیں ہوسکتا ہے۔ اور نہ ہی وہ مباحثہ کرنے سے روکتے ہیں بلکہ مباحثہ کرنے پر بہت زور دیتے ہیں۔ جیسا کہ وہ لکھتے ہیں۔

نوع انسان میں سے جبتک ایک کا جھوٹا مذہبی فرقوں کا مخالفانہ (آپس کا) جھگڑا دور نہ ہوگا جبتک ایک دوسرے کو آنند نصیب نہ ہوگی۔ ستیارتھ صفحہ ۲۲۳

پھر لکھتے ہیں جبتک ایک مت ایک نفع کا خیال اور ایک دوسرے سے محبت نہ ہوگی تبتک ترقی کا ہونا بہت مشکل ہے۔ ستیارتھ صفحہ ۲۲۵

پھر مذہبی اختلاف کو دور کرنیکے لیے وہ انسان کا اعلیٰ فرض بحث مباحثہ کرنا قرار دیتے ہیں جبتک انسان معترض اور جواب دینے والا آپس میں نہ ہوں محبت کے ساتھ تحریر یا تقریر کے ذریعہ بحث مباحثہ نہ کریں تب تک سچ اور جھوٹ کی تشخیص نہیں کرسکتے۔ تو جہلاء کو تاریکی میں پڑکر اٹھانی پڑتی ہے۔ اسلئے راستی کی فتح اور جھوٹ کی شکست کی خاطر دوستانہ طور پر بحث مباحثہ کرنا نوع انسان کا اعلیٰ فرض ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو انسان کبھی ترقی نہیں کرسکتا" ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۲۳

قبل ازیں بذریعہ اخبار الفضل معقولانہ طریق سے مہاشہ صاحب کو مباحثہ پر لانے کی بہت کوشش کیگئی مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئے۔ اب ہم ان کے گرو اور مہرشی کی تحریر پیش کرکے دیکھتے ہیں۔ کہ مہاشہ صاحب انکی تحریرات کا کتنا پاس کرتے ہیں۔ اور ان کے اقوال پر کہانتک عمل کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اگر انھوں نے اس دفعہ بھی مباحثہ سے انکار کیا تو سمجھا جائیگا کہ وہ مباحثہ سے ڈرتے ہیں اور ان کو یقین ہے کہ اسلام کا مقابلہ آسان نہیں ہے

جلال الدین شمس (مولوی فاضل) قادیان

ریاست بہاولپور میں زمین ملتی ہے

کونسل عالیہ نے ۱۰ مئی ۱۹۲۸ء کے اجلاس میں پبلک کو اراضیات دینے کے لیے حسب ذیل قواعد مقرر کیے ہیں جنکو بمراد آگاہی عوام الناس بذریعہ اعلان ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ مفصل ہدایات بعد میں شائع کی جائینگی۔

آبادکار (۱) زراعت پیشہ اقوام کے لوگ جن کی تشریح پنجاب و بہاولپور کے ایکٹ انتقال اراضیات درج ہے لغف سے ایک مستطیل تک بادائیگی نذرانہ بحساب ۲ روپے فی ایکڑ نقد و قیمت خرید مبلغ ۱۰ روپے فی ایکڑ لے سکتے ہیں۔ قیمت خرید دخل اراضی حاصل کرنے کے پانچ سال بعد شروع ہوکر بارہ سال کی چھ ماہی قسطوں میں وصول کی جائیگی زمین پر رہائش رکھنی لازمی ہوگی

آبادکار (۲) زراعت پیشہ اقوام کے لوگ ۲½ مستطیل تک بادائیگی ۲۰ روپے فی ایکڑ لے سکتے ہیں۔ دیگر شرائط شرح صدر۔

سفید پوش (۳) زراعت پیشہ اقوام کے لوگ ۲ سے ۴ مستطیلوں تک نذرانہ ۵ روپے فی ایکڑ لے سکتے ہیں دیگر شرائط شرح صدر ۵ روپے فی ایکڑ نذرانہ ادا کرنیکی صورت میں زمین پر رہائش رکھنی لازمی نہیں ہوگی

سرمایہ دار (۴) سرمایہ داران خواہ وہ غیر زراعت پیشہ اقوام سے ہوں یا دیگر اقوام سے بادائیگی نذرانہ یکصد روپیہ فی ایکڑ نقد اراضی خرید کرسکتے ہیں قیمت خرید ماہ ۵ فی ایکڑ ہوگی جو قبضہ زمین سے ایک سال بعد شروع ہوکر دس ششماہی اقساط میں وصول کی جائیگی۔ نصف نذرانہ منظوری اور اندراج نام پر اور باقی نصف بوقت قبضہ زمین وصول کیا جائیگا۔ اگر کوئی شخص قیمت خرید بھی نذرانہ کے ساتھ ادا کرنا چاہے تو اسکو قیمت خرید پر ۵ فیصدی منہائی دیجائیگی۔ مالیہ آبیانہ اور مالکانہ کی شرح کا ابھی فیصلہ نہیں کیا گیا لیکن وہ قریباً وہی ہوگی جو پنجاب میں وقتاً فوقتاً رائج ہوا کرے گی۔

دستخط۔ پبلک ورکس و ریونیو ممبر صاحب بہادر کونسل آف ریجنسی ریاست بہاولپور۔

نوٹ مستقل نہر صادقیہ پر اراضیات کی تقسیم کے متعلق جو قواعد کونسل عالیہ سے منظور ہوئے ہیں ان کے مطابق جو شخص اراضی حاصل کرنا چاہے۔ وہ محکمہ مشیر مال میں درخواست اصالتاً حاضر ہوکر یا بذریعہ ڈاک بھیج سکتا ہے۔ ایسی درخواستیں دفتر میں زیر تجویز رہینگی جب نہر تیار ہوکر راجباہے وغیرہ مکمل ہوجاوینگے اور چک بندی رقبہ قابل تقسیم کے ہوجاویگی تو درخواستہائے مذکورہ پر غور ہوکر فیصلہ ہوگا۔

یہ اعلان برائے آگاہی احمدی احباب اخبار الفضل میں شائع کیا جاتا ہے۔ جو صاحب ریاست بہاولپور میں زمین لینا چاہیں وہ براہ راست جناب مشیر مال صاحب بہادر ریاست بہاولپور کی خدمت میں اصالتاً یا بذریعہ ڈاک بھیجدیں اور درخواست بھیجنے والے احباب مجھے اطلاع دیں۔ ناظر امور عامہ قادیان

اطلاع

خطبہ جمعہ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۲۸ء فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ٹریکٹ کی صورت میں چھپوایا گیا ہے براہ مہربانی اسکے متعلق الفضل میں اعلان کردیں کہ جو انجمن بطور ادا ہم سے منگوا سکیں دو روپیہ سینکڑہ کے حساب سے منگوالیں اور

تعمیر مکانات

میں عرصہ ۲۰ سال سے قادیان میں مقیم ہوں اور صدر انجمن احمدیہ کی تمام عالی شان عمارتیں ہائی سکول اور بورڈنگ ہاؤس و منارۃ المسیح وغیرہ مینے تعمیر کرائی ہیں اور اس سلسلہ میں صدر انجمن سے متعدد بار انعام اور سند خوشنودی حاصل کر چکا ہوں اور پیشتر ازیں مجھے سابقہ ملازمت میں محکمہ ریل اور بارک ماسٹری و اری گیشن کے انجنیروں نے بھی عمدہ سرٹیفکیٹ دئے ہوئے ہیں۔ لہذا اگر کسی صاحب نے مکان بنوانا ہو تو پانچ روپیہ فیصدی لاگت پر یا بطور ٹھیکہ میری معرفت مکان بنوا کر فائدہ اٹھاویں۔

حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب کیطرف سے ایک تازہ سرٹیفکیٹ۔

میر قاضی عبد الرحیم صاحب مہتمم تعمیرات قادیان کی زیر نگرانی مرزا شریف احمد صاحب کا مکان بنوایا ہے۔ مجھے قاضی صاحب موصوف کے کام کا پہلے بھی تجربہ تھا لیکن اس کام کے دوران میں مجھے مزید تجربہ کا موقع ملا۔ میں اپنی طرف سے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ قاضی صاحب فن تعمیر میں باقاعدہ پاس شدہ سب اور سیروں سے کسی طرح کم قابلیت نہیں رکھتے۔ بلکہ بعض باتوں میں میں نے انکو عام سب اور سیروں سے بڑھا ہوا پایا ہے عمدہ نقشہ بنانے اور نقشوں کی خوبیوں کے سمجھنے میں مینے قاضی صاحب کی خاص قابلیت کا تجربہ کیا ہے۔ عمدہ عمارت کے حسن و قبح کو یہ خوب سمجھتے ہیں اور جو نقص کی طرف بھی انکی نظر بالعموم فوراً پہنچ جاتی ہے۔ نگرانی میں پوری توجہ اور دلچسپی سے کام لیتے ہیں۔ حسابات کے رکھنے میں بھی انکو بہت باقاعدہ اور صاف پایا ہے اور کوئی امر خلاف دیانت مجھے انکے کام میں نظر نہیں آیا واللہ اعلم۔ اسبات کا ذکر غالباً بے موقع نہ ہوگا کہ بطریق اظہار اطمینان و خوشنودی قاضی صاحب کو ایک مہینہ کی تنخواہ بطور انعام دی گئی ہے فقط (صاحبزادہ) خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان ۲۲/۹/۲۳ مزید تفصیل بذریعہ خط و کتابت۔

قاضی عبد الرحیم بھٹی مہتمم تعمیرات قادیان ضلع گورداسپور

تریاق چشم اور سارٹیفکیٹ

نمبر ۱ - نقل ترجمہ انگریزی سارٹیفکیٹ سول سرجن صاحب (کیمل پور) میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے۔ استعمال کیا ہے۔ مینے گجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں ڈاکٹروں اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا۔ مینے سفوف مذکورہ آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا ہے۔ جیسا کہ دیگر سارٹیفکٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔

نمبر ۲ - شیخ نور الٰہی صاحب ایم۔ اے۔ آئی۔ ایس۔ انسپکٹر آف سکولز ڈویژن ملتان تحریر فرماتے ہیں۔ مکرم بندہ تسلیم۔ تریاق چشم واقعی مفید ثابت ہوا ہے۔

نمبر ۳ - اخبار ذو الفقار شیعہ لاہور۔ بعنوان "تنقید" یہ ایک پوڈر ہے جو ہمارے دفتر میں بغرض تنقید مرزا حاکم بیگ صاحب انچارج گڑھی شاہ دولہ گجرات پنجاب نے بھیجا ہے اسکو ہم نے اپنے خاندانی ممبر بچوں پر استعمال کیا۔ میرے لڑکے کو گرمیوں سے آشوب چشم کی وجہ سے ککرے پڑ گئے تھے جسکی عمر ۹ سال کی ہے تین یوم کے استعمال سے بالکل صحت ہو گئی ایک اور بچہ کو عرصہ دو ماہ سے آشوب چشم تھا۔ ڈاکٹری اور یونانی علاج سے آرام ہو جاتا تھا مگر پانچ چھ یوم کے بعد پھر وہی صورت ہو جاتی تھی۔ ایک ڈاکٹر کی رائے تھی کہ ککروں کا اپریشن کیا جاویگا۔ مگر تریاق چشم کے استعمال سے آج اسکی آنکھیں بالکل تندرست ہیں۔ ہمنے اپنی تندرست آنکھوں میں ایک ایک سلائی لگائی جس نے نظر کو بہت فائدہ کیا۔ در حقیقت یہ دوا نہیں ہے بلکہ کسی بزرگ کی دعا ہے جو تیر بہدف کا کام دیتی ہے ناظرین اسکو منگا کر ضرور استعمال کریں۔ ہمارے خیال میں اس تریاق چشم کے مقابلہ میں زود اثر آنکھوں کی بیماریوں کیواسطے اور کوئی دوا نہیں ہے جو بےضرر اور فائدہ مند ہو سکے اسکے فوائد کے مقابلہ میں صرف عمر فی تولہ کی کچھ حقیقت نہیں ہے اسکی ہر گھر میں رہنے کی ضرورت ہے بدقسمت ہیں وہ لوگ جو اس تریاق چشم سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ قیمت تریاق چشم فی تولہ پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ (۷ر) بذمہ خریدار ہوگا۔ المشتہر خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گجرات گڑھی شاہ دولہ

بشارت بشارت!!!

آئینہ کمالات اسلام ۳ر حقیقۃ الوحی عمر ترجمہ انگریزی مصنفہ ماسٹر عبد الرحمن صاحب ۱ر ۴ر ۲ر نسیم دعوت ۴ر کلمۃ الحق ۴ر شہادت القرآن ۱۰ر فقہ احمدیہ ۶ر درس القرآن عمر سرمہ چشم آریہ ۱۲ر جنگ مقدس ۸ر ازالہ مکمل ۳ر کسر صلیب ۴ر الطال الوہیت مسیح ۳ر نور الدین عمر حمائل شریف مترجم للعہ ۸ر (تفسیر شاپ قادیان)

نوٹ اسکے علاوہ عمدہ پنجابی نظموں کا ذخیرہ بھی موجود ہے

غازی محمود دھرمپال

صاحب بی۔ اے کی مصنفہ کتب کے پڑھنے سے آپ کو ہندو مذہب کی اندرونی تصویر پورے طور سے نظر آجاویگی۔ اگر ہندو مذہب کے مقابلہ کیلئے مکمل مناظر بننا چاہتے ہیں تو آج ہی مندرجہ ذیل کتب کے لیئے منی آرڈر ارسال فرمائیے۔ کفر توڑ رجسٹرڈ ۸ر بت شکن رجسٹرڈ ۱۰ر سر توڑ رجسٹرڈ ۸ر جبر بار ۸ر بجبر وید کا اردو ترجمہ ۶ر انیسویں صدی کا مہارشی مصنفہ میر قاسم علی صاحب۔ کمر توڑ مصنفہ حسین میر ۴ر

المشتہر مینجر کفر توڑ بک ایجنسی بھاٹی دروازہ لاہور

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بتایا ہوا جو امراض شکم خاصکر قبض کے لئے بہت مفید ہے آپ نے فرمایا کہ یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ آپ کے والد صاحب نے اس نسخہ کو ۲۰ برس کی عمر تک استعمال کیا اور قبض و پیٹ کی صفائی کیلئے بہت مفید پایا۔ اسلیئے کم از کم اسکی کچھ گولیاں احباب کے پاس ضرور ہونی چاہئیں۔ تاکہ ایسے موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شام کو سوتے وقت ہمراہ نیم گرم پانی یا دودھ استعمال فرمالیں ان شاء اللہ شکایت دور ہو جائیگی۔ قیمت فی عدد معہ محصول ڈاک [illegible]

عزیز ہوٹل قادیان

مختصر تازہ خبریں

—— حکومت انگورہ نے حکم دیا ہے کہ سارے قسطنطنیہ میں قانون امتناع خمر فوراً نافذ کر دیا جاوے لیکن شراب بیر کو مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔

—— فرانسیسیوں نے برلن کولون اکسپریس سے تین نیل دس کھرب مارک پکڑے ہیں جو ایسٹرن بنک برلن سے کولون کی ایک شاخ کو جا رہے تھے۔ یہ نقدی کوئلہ کے ڈبّے میں چھپائی ہوئی تھی۔

—— ایڈیٹر تیج دہلی کو دو دفعات کے ماتحت ایک ایک سال قید محض کی سزا ہوئی ہے۔

—— جسٹس موتی ساگر۔ اور جسٹس کیمبل ۱۲ اکتوبر سے ایک سال تک بدستور لاہور ہائیکورٹ کے ایڈیشنل ججان کے طور پر کام کرینگے۔ خان بہادر مرزا ظفر علی ۲۲ اکتوبر سے ایڈیشنل جج مقرر ہوئے ہیں۔

—— معلوم ہوا کہ نوبل پرائز کے حاصل کرنیکے امیدواروں میں مسٹر گاندھی کا نام نہیں ہے۔ پہلے یہ افواہ گرم تھی۔ کہ یہ نوبل پرائز انکو دیکر رہا کر دیا جائیگا۔

—— شاہدرہ فلور ملز میں آگ لگ گئی نقصان ۳۵ لاکھ کا بتایا جاتا ہے۔ یہ ملز لالہ ہرکشن لال کی ملکیت تھیں۔

—— حکومت ہند نے مقامی حکومتوں کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے۔ کہ اگر فوجی پنشنر غیر وفادارانہ ایجی ٹیشن میں شریک پائے جاویں تو انکی پنشن ضبط کر لیجاوے۔

—— افغان گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ افغانستان سے سونا یا سونے کا کوئی سکہ۔ چاندی۔ یا کسی قسم کے ہتھیار برآمد نہ کیئے جائیں۔

—— سہارنپور کے نزدیک دو ریلوں کی ٹکر ہوئی۔ جسکی وجہ سے ۲۱ آدمی مر گئے اور ۲۵ زخمی ہوئے۔

—— وائسرائے کے جاپانی امدادی فنڈ میں تین لاکھ بتیس ہزار روپیہ صرف احاطہ بمبئی سے جمع ہوا۔

—— افواہ ہے کہ سر ہربرٹ ٹانگانیکا سے سیلون میں بطور گورنر تبدیل کیئے گئے ہیں۔ انکی جگہ ٹانگانیکا میں سر ہیوبرٹ گورنر مقرر ہوئے ہیں۔

—— وارسا کے قلعہ میں ایک میگزین تھا جس کے اڑنے سے دو سو سے زاید آدمی مر گئے اور پانسو زخمی ہوئے۔

—— مسٹر محمد علی صاحب امرتسر میں آئے سکھوں اور مسلمانوں نے آپ کا استقبال کیا۔ ہندو کوئی نہ تھا۔

—— ڈاکٹر کچلو نے امرتسر کے ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر سے سکھ ماخوذ لیڈروں سے بحیثیت مشیر قانونی ملنے کی درخواست کی مگر ان کو بدیں وجہ ملنے سے روک دیا کہ آپ پریکٹس نہیں کرتے۔

—— اجمیر میں ۲۰ مسلمان گرفتار ہو چکے ہیں۔ جنمیں مولوی معین الدین۔ مولوی محمد یونس ایم اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ مولوی محی الدین صاحب مولوی محمد باقی صاحب قابل ذکر ہیں۔ ان چاروں پر قتل عام کا جرم لگایا گیا ہے۔

—— اخبار پیغام صلح کے مقدمہ کی آئندہ تاریخ یکم نومبر ہے۔ ہندو مجسٹریٹ کی بجائے یورپین مجسٹریٹ سے مقدمہ کرانے کی درخواست کی گئی جو نامنظور ہوئی۔ اب ہائیکورٹ سے رجوع کیا جائیگا۔

—— ۱۷ اکتوبر کو شملہ چیمسفورڈ کلب میں ایک تقریر کے دوران میں وائسرائے بہادر نے کہا کہ تباہی کے حامی اگر اپنے پورے پروگرام میں کامیاب بھی ہو جاویں تو زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ اصلاح شدہ نظام کو تباہ کر دیں گے۔ لیکن حکومت کو تباہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ حکومت ان کے مقابلہ کے لیئے ہر طرح تیار ہے۔

—— اسی تقریر میں وائسرائے بہادر نے فرمایا کہ یہ افواہیں بے بنیاد ہیں کہ مہاراجہ نابھہ اب حکومت پر واپس آ جائیں گے۔ وہ ہمیشہ کے لیئے نابھہ کی حکومت سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔

—— مسلم لیگ کے احیاء کے لیئے ایک عارضی کمیٹی بنائی گئی ہے۔ مسلمانان ہند سے رائے طلب کی گئی ہے۔ جلسہ ہوگا۔ اور پروگرام تجویز کیا جائیگا۔

—— سکھ لیگ کا اجلاس بوجہ جالندھر شہر اور اس پر ۱۴۴ کے دفعہ کے نفاذ کیے نہیں ہو سکا۔ پنڈال پر پولیس کا قبضہ ہے۔

—— جالندھر میں سکھ لیگ کا جلسہ۔ نہ ہو سکنے کے باعث سکھوں نے کھوکھر ضلع ہوشیارپور میں جو جالندھر سے ۲۳ میل دور ہے جلسہ کیا حاضرین کی تعداد سو تھی ڈاکٹر کچلو مسٹر محمد علی شامل جلسہ تھے۔

—— مہاشہ شردھانند جی کا اخبار تیج (۲۰ اکتوبر) بعنوان "مہاراجہ بھرت پور گدی سے الگ ہوئے آجکل آگرہ میں مقیم ہیں" لکھتا ہے۔ "مہاراجہ بھرتپور آجکل آگرہ میں مقیم ہیں اور ان کے یہاں رہنے کے بارے میں بہت شبہات کیئے جا رہے ہیں۔ اب انکو اپنے راج پر کوئی اختیار نہیں ہے۔"

ناظرین اخبار کی آگاہی کے لیئے یہ بتا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بھرتپور وہی ریاست ہے۔ جسنے احمدی مبلغین کو کئی قسم کے دکھ دیئے اور بالآخر ان کو اپنی علاقہ سے بجبر اسلیئے نکال دیا تھا کہ وہ ملکانہ راجپوت جنکو آریوں نے مرتد کر لیا ہے دوبارہ مسلمان نہ ہو جائیں۔

—— لالہ لاجپت رائے نے اعلان کیا ہے کہ اگر کانگرس کی انتظامیہ جماعت کی منظوری کے بغیر سول نافرمانی کی گئی تو میں مخالفت کرنیکے لیئے آزاد ہوں گا۔

—— کہا جاتا ہے کہ گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ اسکے جو ملازمان گرفتار ہو جائیں گے انہیں جیل میں رہنے کی مدت کی بھی تنخواہ ملے گی۔

—— گوردوارہ کمیٹی کے جو ممبران پشاور میں رہتے ہیں افواہ ہے کہ انکی بھی گرفتاری ہونیوالی ہے۔

—— جالندھر میں ۱۷ اکتوبر کو سکھ لیگ کے صدر سردار منگل سنگھ گرفتار کر لیئے گئے۔

—— لارڈ کرزن نے اپنے تمام دنیا کے سفر کے حالات پر ایک کتاب لکھی ہے جسمیں پر لطف حصہ شاہ ایران اور امیر کابل سے ملاقات کے متعلق ہے۔

—— لیڈر کو معلوم ہوا ہے کہ ولایت میں سر تیج بہادر سپرو کھانا کھاتے وقت زہر کھا گئے مگر اب وہ اچھے ہیں۔

(باہتمام شیخ محمد عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)